

از عدالت الاعظمیٰ

استھوری اسواتھیا

بنام

آمدنی ٹیکس آفسر، ریاست میسور

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ دوبارہ تشخیص۔ نوٹس انکم ٹیکس آفسر کے ذریعہ جاری کیا گیا ہے۔ اگر دائرہ اختیار کے بغیر۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعات 34 (1) (اے)، 23 (1)، 22 (3)۔ فائننس ایکٹ، 1950 (XXV آف 1950)، دفعہ 13 (1) پارٹ بی اسٹیٹس (ٹیکسیشن کنسیشنز) آرڈر، 1950، شق 5(1)۔

اپیل کنندگان، ایک ہندو غیر منقسم خاندان، جو سابقہ ریاست میسور میں کاروبار کر رہے تھے، کا اندازہ میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت 1 جولائی 1948 سے 30 جون 1949 کے حساب کے سال کے مطابق تشخیص کے سال کے لیے کیا گیا تھا۔ ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ 1 اپریل 1950 کو اس علاقے میں نافذ ہوا، اور 26 دسمبر 1950 کو، اس ایکٹ کی دفعہ 22 (2) کے تحت اپیل گزاروں کو نوٹس جاری کیا گیا کہ وہ تشخیص سال 1950-51 کے لیے اپنا ریٹرن جمع کرائیں۔ 8 ستمبر 1952 کو اپیل گزاروں نے اپنا ریٹرن جمع کرایا۔ یہ کہتے ہوئے کہ ان کی اس سال کے لیے کوئی قابل تشخیص آمدنی نہیں تھی۔ انکم ٹیکس افسر نے اس ریٹرن پر ایک حکم جاری کیا، "کوئی کارروائی نہیں"، اور تشخیص بند کر دی۔ جب اپیل گزاروں نے اگلے تشخیصی سال کے لیے اپنا ریٹرن جمع کرایا تو ان کے کھاتوں کی کتابوں میں 1 جولائی 1949 کو روپے 1,87,000 اور غیر معمولی نقد کریڈٹ بیلنس کا انکشاف ہوا۔ وہ پچھلے سالوں کی کھاتوں کی کتابیں پیش کرنے میں ناکام رہے، اور انکم ٹیکس افسر نے مؤقف اختیار کیا کہ مذکورہ افتتاحی بقایا میں سے روپے 1,37,000 کسی نامعلوم ذریعہ سے آمدنی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اپیل گزاروں نے ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22 (3) کے تحت ایسا کرنے کے لیے تشخیصی سال 1950-51 کے لیے ایک نیار ریٹرن جمع کرایا۔ اپیل اسٹنٹ کمشنر کی ہدایت کے مطابق، 15 اکتوبر 1957 کو انکم ٹیکس افسر نے اپیل کنندگان کو ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت نوٹس جاری کیا اور اس کے بعد اپیل کنندگان نے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی

کورٹ کا رخ کیا تاکہ مذکورہ نوٹس اور کارروائی کو دائرہ اختیار کے بغیر کالعدم قرار دیا جاسکے۔ ہائی کورٹ نے عرضی خارج کر دی۔ مانا گیا کہ یہ کہنا درست نہیں تھا کہ دوبارہ تشخیص کے لیے نوٹس جاری کرنا دائرہ اختیار سے باہر تھا کیونکہ تشخیص ابھی زیر التوا تھی۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23(1) کے تحت، یہ انکم ٹیکس افسر کے لیے کھلا ہے، اگر وہ ٹیکس دہندہ کی طرف سے دائر کردہ ریٹرن کی درستگی کے بارے میں مطمئن ہے، تو وہ آمدنی کا اندازہ کرے اور ٹیکس دہندہ کو پیش ہونے یا ثبوت پیش کرنے کی ضرورت کے بغیر ریٹرن کی بنیاد پر قابل ادائیگی رقم کا تعین کرے۔ ریٹرن پر درج کردہ 'کوئی کارروائی نہیں' کے حکم کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ انکم ٹیکس افسر نے پچھلی ریٹرن کو قبول کر لیا تھا اور آمدنی کا اندازہ صفر کے طور پر کیا تھا۔

ٹیکس دہندہ کی طرف سے دائر کردہ دفعہ 22(3) کے تحت نظر ثانی شدہ ریٹرن پر صرف تشخیص کے حکم سے پہلے ہی غور کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد نہیں، تشخیص کے بعد اس طرح کے ریٹرن کو جمع کرنا ایکٹ کی دفعہ 34(1) کے تحت دوبارہ تشخیص کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 60 اے کے تحت جاری کردہ فنانس ایکٹ (1950 کا XXV) کی دفعہ 13(1) اور پارٹ بی اسٹیٹس (ٹیکسیشن کنسیشن) آرڈر 1950 کی شق 5(1) کی دفعات کے حوالے سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تشخیص کے سال 1950-51 کے لیے اپیل کنندگان میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل تشخیص تھے نہ کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت۔

دیوانی اپیل کا حد اختیار : دیوانی اپیل نمبر 200 آف 1960۔

میسور ہائی کورٹ، بنگلور کے 19 مارچ 1959 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، 1957 کی تحریری درخواست نمبر 263 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے۔ سرینواسن اور آر۔ گوپال کرشنن۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے۔ این۔ کرپال اور ڈی۔ گپتا۔

5 دسمبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔ میسور کی ہائی کورٹ آف جوڈیکلچر کی طرف سے دی گئی فٹنس سٹوفیلیٹ کے ساتھ یہ اپیل درخواست کو مسترد کرنے کے حکم سے ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت دوبارہ تشخیص کے نوٹس کو کالعدم قرار دینے کے لیے اپیل کنندہ کی رٹ۔

اپیل کنندگان ہندو غیر منقسم ہیں، کولار ضلع کے گوری بیڈنور میں مونگ پھلی اور دیگر اجناس کا کاروبار کرنے

والا خاندان، اس علاقے میں جو سابقہ ریاست میسور کا حصہ تھا۔ میسور انکم ٹیکس ایکٹ کو منسوخ کر دیا گیا اور انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کو پارٹ بی ریاست میسور میں یکم اپریل 1950 سے نافذ کر دیا گیا۔ اپریل گزاروں نے اگلے سال کے 1 جولائی سے 30 جون کو اپنے حساب کے سال کے طور پر اپنایا تھا اور میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت اس بنیاد پر ان کا تخمینہ اس سمنٹ کے سال 1949-50 کے لیے کیا گیا تھا جو کہ حساب کے سال 1 جولائی 1948 سے 30 جون 1949 تک تھا۔ 26 دسمبر 1950 کو ریاست میسور میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کا اطلاق ہونے کے بعد، انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22(2) کے تحت اپریل گزاروں کو نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ تشخیصی سال 1950-51 کے لیے اپنی آمدنی کا ریٹرن جمع کرائیں۔ 8 ستمبر 1952 کو، اپریل گزاروں نے اپنا ریٹرن پیش کیا جس میں کہا گیا تھا کہ 30 جون 1949 کو ختم ہونے والے سال کے لیے، اس سمنٹ سال 1949-50 کے مطابق، میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ان کا اندازہ لگایا گیا تھا، کہ 30 جون 1950 کو ختم ہونے والے سال کے لیے ان کی آمدنی، اس سمنٹ سال 1951-52 میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل تشخیص تھی اور یہ کہ ان کی اس سمنٹ سال 1950-51 کے لیے کوئی قابل تشخیص آمدنی نہیں تھی۔ انکم ٹیکس افسر نے اس ریٹرن پر "کوئی کارروائی نہیں" کا حکم جاری کیا اور تشخیص کو بند کر دیا۔ تشخیص سال 1951-52 کے لیے، اپریل کنندگان نے اپنی آمدنی کا ریٹرن جمع کرایا۔

اپریل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ کھاتوں کی کتابوں میں یکم جولائی 1949 کو روپے 1,87,000 کا ابتدائی نقد کریڈٹ بیلنس ظاہر کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے اپریل گزاروں سے کہا کہ وہ پچھلے سالوں کی اپنی کھاتوں کی کتابیں پیش کریں، لیکن یہ کتابیں اس درخواست پر پیش نہیں کی گئیں کہ وہ گم ہو گئی ہیں۔ اکاؤنٹ کے سال 1949-50 کے لیے اپریل گزاروں کی آمدنی کا اندازہ لگانے میں، انکم ٹیکس افسر نے قرار دیا کہ یکم جولائی 1949 کی تاریخ کے کھاتوں کی کتابوں میں ابتدائی بیلنس میں سے روپے 1,37,000، کسی نامعلوم ذریعہ سے آمدنی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اپریل میں، اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے مشاہدہ کیا کہ اپریل کنندگان نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2(ii) کے تحت اپنے اختیار کا استعمال نہیں کیا، اور ان کے ذریعہ اپنائے گئے "اکاؤنٹنگ کے کسی بھی نظام" کی عدم موجودگی میں، انکم ٹیکس افسر کے لیے واحد راستہ کھلا تھا کہ وہ 31 مارچ 1950 کو ختم ہونے والے مالی سال کو کسی نامعلوم ماخذ سے ہونے والی آمدنی کے لیے پچھلے سال کے طور پر لے، اور انکم ٹیکس افسر کو ہدایت کی کہ وہ اپریل کنندگان کو اس کی نوعیت اور ماخذ کی وضاحت کرنے کا موقع دینے کے بعد اس کریڈٹ پر غور کرے۔ اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے اپریل کو نمٹانے سے پہلے، اپریل گزاروں نے ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22(3) کے تحت ایسا کرنے کے لیے تشخیصی سال 1950-51 کے لیے ایک نیاریٹرن جمع کرایا تھا۔ اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کی ہدایت کے مطابق، انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت دوبارہ تشخیص کا نوٹس جاری کیا اور اسے

15 اکتوبر 1957 کو پیش کیا، جس میں اپیل گزاروں سے کہا گیا کہ وہ تازہ ریٹرن جمع کرائیں۔

اس کے بعد اپیل گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت میسور کی ہائی کورٹ میں ایک درخواست پیش کی جس میں اس حکم کے لیے درخواست کی گئی کہ یہ اعلان کیا جائے کہ دفعہ 34 کے تحت نوٹس دائرہ اختیار سے باہر ہے اور نوٹس کو کالعدم قرار دیا جائے اور اس کے نتیجے میں کارروائی کی جائے۔ اس عرضی کو ہائی کورٹ نے خارج کر دیا تھا، لیکن ہائی کورٹ نے اپیل گزاروں کی درخواست پر تصدیق کی کہ یہ اپیل اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں ہے۔ ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34 (1) متعلقہ وقت پر جہاں تک یہ مواد فراہم کیا گیا ہے:

"(1) اگر

(اے) انکم ٹیکس افسر کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ ٹیکس دہندہ کی طرف سے کسی بھی سال کے لیے دفعہ 22 کے تحت اپنی آمدنی کا ریٹرن دینے میں غلطی یا ناکامی کی وجہ سے یا اس سال کے لیے اس کی تشخیص کے لیے ضروری تمام مادی حقائق کو مکمل اور صحیح معنوں میں ظاہر کرنے کی وجہ سے، انکم ٹیکس سے وصول ہونے والی آمدنی، منافع یا فوائد اس سال کی تشخیص سے بچ گئے ہیں، یا

(بی) اس بات کے باوجود کہ ٹیکس دہندہ کی طرف سے شق (اے) میں مذکور کوئی خامی یا ناکامی نہیں ہوئی ہے، انکم ٹیکس افسر کے پاس اپنے قبضے میں موجود معلومات کے نتیجے میں یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ انکم ٹیکس سے وصول ہونے والی آمدنی، منافع یا فوائد کسی بھی سال کے لیے تشخیص سے بچ گئے ہیں، وہ شق (اے) کے تحت آنے والی صورتوں میں آٹھ سال کے اندر کسی بھی وقت اور شق (اے) کے تحت آنے والی صورتوں میں۔ (بی) اس سال کے اختتام کے چار سال کے اندر، ٹیکس دہندہ کو تمام یا کسی بھی تقاضے پر مشتمل نوٹس پیش کریں جو سیکشن 22 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت نوٹس میں شامل ہو سکتے ہیں اور اس طرح کی آمدنی، منافع یا فوائد کا جائزہ لینے یا دوبارہ جائزہ لینے کے لیے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اور اس ایکٹ کی دفعات، جہاں تک ہو سکے، اس کے مطابق لاگو ہوں گی جیسے کہ نوٹس اس ذیلی دفعہ کے تحت جاری کیا گیا نوٹس ہو۔ 1951-52" کی تشخیصی کارروائی کے دوران، اپیل گزاروں نے اپنی کھاتوں کی کتابیں پیش کیں جن میں یکم جولائی 1949 کی تاریخ کا ایک اندراج تھا، جس میں روپے 1,87,000 کا ابتدائی نقد بیلنس دکھایا گیا تھا جس کی تسلی بخش وضاحت نہیں کی گئی تھی۔ اگرچہ مطالبہ کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے پچھلے سال کے لیے اپنی حساب کتاب پیش نہیں کی۔ اپیل کنندگان تشخیص سال 1950-51 کے لیے اپنے ریٹرن میں کسی بھی آمدنی کا انکشاف کرنے میں ناکام رہے تھے۔ ان حالات میں، انکم ٹیکس افسر کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ تھی کہ اپیل گزاروں کی طرف سے اس سال کی تشخیص کے لیے ضروری تمام مادی حقائق کو مکمل اور صحیح معنوں میں ظاہر کرنے میں ناکامی کی وجہ سے، ٹیکس کے لیے قابل وصول آمدنی تشخیص سے بچ گئی تھی۔ اس لیے انکم ٹیکس افسر کے پاس دوبارہ تشخیص کے لیے نوٹس جاری کرنے کا دائرہ اختیار تھا۔ یہ عرض کرنا کہ 8 ستمبر 1952 کو

جمع کرائی گئی پچھلی ریٹرن کو "نمٹا نہیں گیا تھا" اور جب تک کہ اس ریٹرن کے مطابق تشخیص نہیں کی گئی تھی، دفعہ 34 (1) کے تحت دوبارہ تشخیص کے لیے کوئی نوٹس جاری نہیں کیا جاسکا، ہمارے فیصلے میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔

انکم ٹیکس افسر نے اپیل گزاروں کی اس اسٹیمینشن کو قبول کرتے ہوئے اسسمنٹ کی کارروائی کو نمٹا دیا تھا کہ ان کے پاس اسسمنٹ سال 1950-51 کے لیے کوئی آمدنی نہیں ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23 (1) کے تحت، یہ انکم ٹیکس افسر کے لیے کھلا ہے، اگر وہ مطمئن ہے کہ دفعہ 22 کے تحت کسی ٹیکس دہندہ کی طرف سے کی گئی واپسی درست ہے، تو وہ آمدنی کا اندازہ لگائیں اور ٹیکس دہندہ کی موجودگی یا اس کے ذریعے کسی ثبوت کو پیش کیے بغیر ریٹرن کی بنیاد پر ٹیکس دہندہ کے ذریعے قابل ادائیگی رقم کا تعین کریں۔ اپیل گزاروں نے 8 ستمبر 1952 کو اپنے ریٹرن میں کہا تھا کہ ان کے پاس زیر بحث سال کے لیے کوئی قابل تشخیص آمدنی نہیں ہے اور اس ریٹرن پر انکم ٹیکس افسر نے "کوئی کارروائی نہیں" کا حکم جاری کیا تھا۔ کیس کے حالات میں اس طرح کے حکم کا مطلب یہ تھا کہ انکم ٹیکس افسر نے ریٹرن قبول کیا اور آمدنی کا اندازہ "صفر" کے طور پر کیا۔ اگر اس کے بعد، انکم ٹیکس افسر کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ تھی کہ اپیل کنندگان اس سال کی تشخیص کے لیے ضروری تمام مادی حقائق کو مکمل اور صحیح معنوں میں ظاہر کرنے میں ناکام رہے ہیں، تو اس کے لیے دوبارہ تشخیص کے لیے نوٹس جاری کرنے کا اختیار ہے۔ دفعہ 22، ذیلی دفعہ (3) کے تحت، ایک ٹیکس دہندہ نظر ثانی شدہ ریٹرن جمع کرا سکتا ہے اگر ذیلی دفعہ (2) کے تحت ریٹرن پیش کرنے کے بعد اسے اس میں کوئی خامی یا غلط بیان کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن اس طرح کا نظر ثانی شدہ ریٹرن صرف "تشخیص سے پہلے کسی بھی وقت" دائر کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد نہیں۔ 26 فروری 1957 کار ریٹرن، سابقہ ریٹرن کے مطابق تشخیص کے بعد پیش کیا گیا تھا اور اس پر غور نہیں کیا جاسکا تھا۔ نہ ہی اس طرح کار ریٹرن درج کرنا انکم ٹیکس افسر کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34 (1) کے تحت اپیل کنندہ کی دوبارہ تشخیص کے لیے کارروائی شروع کرنے سے روک سکتا ہے۔

اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ تشخیص سال 1950-51 کے لیے ٹیکس دہندہ کا اندازہ میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کیا جاسکتا ہے نہ کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت۔ 1950 کے فنانس ایکٹ XXV کے دفعہ 13، شق (1) کے ذریعے، یہ اس حد تک فراہم کیا گیا تھا کہ جہاں تک یہ مادی ہے کہ: "اگر اپریل 1950 کے پہلے دن سے فوراً پہلے کسی پارٹ بی ریاست میں انکم ٹیکس یا کاروبار کے منافع پر سپر ٹیکس یا ٹیکس سے متعلق کوئی قانون نافذ ہے، تو وہ قانون 31 مارچ 1951 کو ختم ہونے والے سال کے لیے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ (1922) کا 111 واں) کے تحت تشخیص کے مقاصد کے لیے پچھلے سال میں شامل نہ ہونے والی کسی مدت کے سلسلے میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے لیوی، تشخیص اور وصولی کے مقاصد کے علاوہ نافذ نہیں رہے گا۔

دفعہ 13 (1) کی وجہ سے، میسور انکم ٹیکس ایکٹ کی اپریل 1950 سے نافذ ہونا بند ہو گیا، سوائے کسی بھی

مدت کے سلسلے میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے لیوی، تشخیص اور وصولی کے مقاصد کے، جو اس سمنٹ سال 1950-51 کے لیے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت تشخیص کے مقاصد کے لیے پچھلے سال میں شامل نہیں تھا۔ اپیل گزاروں کا میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت یکم جولائی 1948 سے 30 جون 1949 کی مدت کے لیے جائزہ لیا گیا تھا۔ یہ واضح ہے کہ کسی بھی کھاتہ سال کے لیے جو تشخیص سال 1950-51 کے سلسلے میں پچھلے سال تھا، اپیل کنندگان ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت تشخیص کے ذمہ دار تھے نہ کہ منسوخ شدہ ایکٹ کے تحت۔ حساب کا سال 1 جولائی 1949 سے 30 جون 1950 تک، اس طرح کے پچھلے سال سے پہلے کی مدت نہیں تھی اور اس لیے اس مدت کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کا اندازہ میسور انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت نہیں بلکہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کیا جاسکتا تھا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ دفعہ 13 کی یہ تشریح، جب کسی ٹیکس دہندہ کا کھاتہ سال مالیاتی سال کے ساتھ نہیں ملتا ہے، تو یکم اپریل 1949 اور 31 مارچ 1950 کے درمیان ختم ہونے والے کھاتہ سال کے لیے آمدنی پر دو گنا ٹیکس لگ سکتا ہے۔

لیکن اپیل گزاروں کی طرف سے تصور کردہ ہنگامی صورتحال سے بچنے کے لیے، مرکزی حکومت نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 60 اے کے تحت اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے پارٹ-بی اسٹیٹس (ٹیکسیشن کنسیشن) آرڈر، 1950 جاری کیا ہے، جس میں دیگر چیزوں کے علاوہ شق 5(1) میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 31 مارچ 1949 کے بعد ختم ہونے والے کسی بھی پچھلے سال کی آمدنی، منافع اور فوائد، جو ریاستی تشخیصی سال 1949-50 کا پچھلا سال ہے، کا تخمینہ 31 مارچ 1951 کو ختم ہونے والے سال کے لیے ایکٹ (انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922) کے تحت کیا جائے گا، اگر اور صرف اس صورت میں جب اس طرح کی آمدنی، منافع اور فوائد کا تعین مقررہ دن سے پہلے ریاستی قانون کے تحت نہیں کیا گیا ہو۔ اگر، پچھلے سال کے سلسلے میں 31 مارچ 1951 کو ختم ہونے والے تشخیصی سال کے مقاصد کے لیے، اپیل کنندگان کا ریاست میں نافذ انکم ٹیکس سے متعلق کسی قانون کے تحت کسی بھی ریاستی حکومت کے ذریعے جائزہ لیا گیا تھا، تو ہندوستانی انکم ٹیکس حکام اس سال کی آمدنی کا اندازہ لگانے کے اہل نہیں ہوں گے؛ لیکن اس سال کے لیے اپیل کنندگان کی اس طرح کی تشخیص آمدنی کی نادہندگی ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل تشخیص تھی۔

دفعہ 34 کے تحت نوٹس بھی اس سلسلے میں مقرر کردہ مدت ختم ہونے کے بعد جاری نہیں کیا گیا تھا۔ نوٹس انکم ٹیکس افسر کی طرف سے جاری کیا گیا تھا کیونکہ اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ تھی کہ اپیل کنندگان کی طرف سے سال 1950-51 کے لیے تشخیص کے لیے ضروری تمام مادی حقائق کو مکمل اور صحیح معنوں میں ظاہر کرنے میں ناکامی کی وجہ سے آمدنی تشخیص سے بچ گئی تھی۔ اس طرح کا نوٹس واضح طور پر دفعہ 34(1) (اے) کے تحت آتا ہے اور تشخیص کے سال کے اختتام سے آٹھ سال کے اندر جاری کیا جاسکتا ہے۔ سال 1950-51 کے لیے اپیل

گزاروں کی آمدنی کی دوبارہ تشخیص کے لیے دفعہ 34 کے تحت اعتراض شدہ نوٹس، ہمارے فیصلے میں، مناسب طریقے سے جاری کیا گیا تھا اور ہائی کورٹ نے نوٹس کو کالعدم قرار دینے کے لیے رٹ کی درخواست کو مسترد کرنے میں درست تھا۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔